پمفلٹ نمبر ۱۲

THE INFALLIBLE CHURCH AND ITS INFALLIBLE GUIDE

رُومی کلیسیا اور اُس کا بشپ صاحب ناقابلِ خطا ہادی

رومی کلیسیا کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہی ایک ایسا واحد ذریعہ ہے جس
کے وسیلے خدا اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ کلیسیا بڑے زور
شور سے یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ صرف وہی حقیقی رہبر ہے اور دیگر پیشوا
اپنی طرف سے خود مقرر ہوئے ہیں۔ جو وہ جھوٹے نبی ہیں اور لوگوں کو
اپنے فائدے کی خاطر تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً فادر میکسر کہتے ہیں کہ "زمین
پر صرف وہی کلیسیا مختار ہے جس کو خداوند یسوع مسیح نے مقرر کیا۔
کہ انہی صداقتوں کو جو انسان کے لئے ظاہر کی گئیں حفاظت کرے۔
اُن کی تعلیم دے اور اُن کی تشریح کرے وہ کیتھلک رومی کلیسیا ہے"۔
سچے مسیحی صفحہ ۹۳ "سچے مسیحی کو صداقتوں کا علم بذریعہ کیتھلک کلیسیا کے
ملتا ہے جو ناممکن الخطا ہے۔ یعنی بذریعہ پوپ صاحب جو ہمارا روحانی باپ
اور حضرت پطرس کا جانشین ہے اور بذریعہ بشپوں کے جو رسولوں کے
جانشین ہیں جن کو خداوند مسیح نے خود سکھایا"۔ سچے مسیحی صفحہ ۱۹ "باقی
مسیحی کلیسیائیں پروٹسٹنٹ فرقے وغیرہ آدمیوں کی بنائی ہوئی انجمنیں

ہیں۔" (صفحہ ۹۵) "اپنے انسانی اختیار سے وہ یعنی پروٹسٹنٹ خدا کی صداقتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور انکار کے ساتھ بہت سی جھوٹی باتیں مِلا دیتے ہیں۔" (صفحہ ۹۶)

رومی کلیسیا میں تعلیم دینے اور عقائد سکھانے کے لئے صرف پوپ اور بشپ ہیں۔ اس کلیسیا میں عام مسیحی کسی شمار و قطار میں نہیں ہیں۔ اُن کا کام بس یہ ہے کہ جو اُن کو سکھایا جائے۔ وہ اُس پر ایمان رکھیں۔ چنانچہ مسیحی تعلیم صفحہ ۱۲۱ پر لکھا ہے "(س) سکھلانے والی کلیسیا کونسی ہے یا کونسے بزرگ کلیسا میں ہیں جو خدا کی طرف سے ظاہر کی ہوئی باتوں کو سکھلاتے ہیں؟ (ج) سارے بشپ صاحبان سنت بابا کے ساتھ خواہ علٰحدہ علٰحدہ ایمانی مجلس میں جمع ہو کر۔"

رومی کلیسیا کا دعوےٰ ہے کہ کلیسیا اور پوپ صاحب جب ایمان اور اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔ تو وہ غلطی نہیں کر سکتے۔ یسوع مسیح نے صاف صاف وعدہ کیا کہ کلیسیا کبھی غلطی پر نہ ہوگی (صفحہ ۱۲۱) "(س) کیا سنت بابا مسیحیوں کو سکھلانے میں غلطی کر سکتے ہیں؟ (ج) وہ غلطی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب سنت بابا ساری کلیسیا کو ایمان یا اخلاق کی باتیں سکھلاتا ہے۔ تب وہ مسیح کے خاص وعدے کے مطابق لاخطا ہے۔" (صفحہ ۱۲۴)

پوپ کے منزہ عن الخطا (خطا سے بری) ہونے کا دعوےٰ سنہ ۱۸۷۰ء

ہیں تسلیم کیا گیا۔ اور آج یہ عقیدہ رومی کلیسیا کے ہر مسیحی کے ایمان کا جُزو ہو گیا ہے کہ

(ا) کلیسیا خطا سے بری ہے۔ اور

(ب) پوپ جب ایمان اور اخلاق کے امور کی نسبت فیصلہ دیتے ہیں تو منزّہ عن الخطا ہیں۔ یہ منزّہ عن الخطا کلیسیا کونسلوں کے فیصلوں کی آبائے کلیسیا کی رائے کے مطابق تعلیم دیتی ہے لیکن بدقسمتی سے کونسلیں عموماً ایک دوسرے کے خلاف فیصلہ دیتی ہیں۔

آؤ ہم پہلے چند ایک کونسلوں کے فیصلوں پر غور کریں۔ پہلی جنرل کونسل جس کو کلیسیائے جامع تسلیم کرتی ہے۔ ۳۲۵ء میں منعقد ہوئی۔ درحقیقت اگر کلیسیا کا دارومدار روحانی تعلیم کے لئے صرف کونسلوں کے فیصلوں پر ہوتا تو وہ مسیحی جو خداوند مسیح کے آسمان پر جانے سے لے کر ۳۲۵ء تک پیدا ہوئے۔ کس طرح تعلیم حاصل کرتے رہے؟ اس سوال کا غالباً رومی کلیسیا یہ جواب دیگی کہ روم کے بشپ تمام کلیسیا کے استاد تھے لیکن تواریخ ہم کو بتاتی ہے کہ ۳۲۵ء کی نیکایاہ کی کونسل تک رومی کلیسیا عام کلیسیا کے معاملات میں دخل دینے کی کوشش تو کرتی تھی لیکن دیگر کلیسیائیں اُس کلیسیا کا چنداں لحاظ نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ اینیاس سیلوانس (AENEAS SYLVANUS)

جو ۱۴۵۸ء میں پوپ پائیس دوم (PIUS II) بنا۔ لکھتا ہے کہ "نیکایاہ (NICAEA) کی کونسل کے منعقد ہونے سے پہلے ہر ایک بشپ اپنی مرضی کے مطابق چلتا تھا۔ رومی کلیسیا کی کسی کو کچھ پرواہ نہ تھی"۔ ۳۲۵ء سے کونسلوں کا عہد شروع ہوا۔ اور ایک سچے مسیحی کے لئے اُن کی کارروائیوں کا مطالعہ نہایت رنجدہ ہے۔ مسیحی اِن کونسلوں کے سارے فیصلوں کو نہیں مانتے تھے۔ کیونکہ متعدد فیصلے زیرِ بحث تھے۔ اور بعض کونسلوں کے فیصلے بعد کی کونسلیں ردّ کردیتی تھیں۔ باقی ماندہ فیصلے اس وجہ سے تسلیم کئے گئے کہ وہ کلام اللہ کی رُو سے صحیح تھے اور نہ محض اس وجہ سے کہ وہ صرف کونسلوں نے منظور کئے تھے۔

حق تو یہ ہے کہ روم کے پوپ کا ناممکن الخطا ہونے کا خیال کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا تھا۔ یہ خیال شہنشاہ کونسٹنٹائن (CONSTANTINE) کا نہ تھا۔ ورنہ وہ نیکایاہ (NICAEA) کی کونسل میں بشپوں کو جمع کرنے کی تکلیف گوارا نہ کرتا۔ اگر روم کا پوپ زیرِ بحث امر کو اپنے فتوے سے فیصلہ کرسکتا تھا تو شہنشاہ اِس کونسل کے اخراجات کی برداشت کرنے کی زحمت نہ اُٹھاتا۔

چرچ آف انگلینڈ نے کونسلوں کے متعلق اُنیسویں اور اکیسویں مسائل میں یہ تعلیم دی ہے:۔

(۱) وہ تسلیم کرتی ہے کہ۔ پوپ اور بشپ جو کونسل میں جمع ہوتے

ہیں۔ غلطی کر سکتے ہیں۔ اور کہ انہوں نے غلطیاں کی بھی ہیں۔
مثلاً ایریس (ARIUS) کے مباحثہ میں سرمیم (SIRMIUM) کی
کونسل نے ۳۵۷ء میں یہ حکم جاری کیا کہ "باپ ہی صرف
خدا ہے اور وہ ہر امر میں بیٹے سے بڑا ہے"۔ یہ نیکایاہ کی کونسل
(۳۲۵ء) کے فیصلے کے بالکل برعکس ہے۔ سارڈیکا (SARDICA)
کی کونسل (۳۴۳ء) نے نیکایاہ کی کونسل کا اصول اختیار
کر لیا۔ لیکن ایریس کی پارٹی نے سارڈیکا سے قطع تعلق کر کے
فیلپو پولس (PHILIPPOPOLIS) میں ایک الگ کونسل منعقد کی
جس نے راسخ الاعتقاد بشپوں کو ملعون قرار دے دیا۔ اور اُن
کے رہبروں کو برطرف کر دیا۔ اس پر بھی رومی کلیسیا یہ تعلیم
دیتی ہے کہ کونسلیں خطا سے بالکل بری ہیں!

۳۰۵ء کی کونسل نے جو ایلویرا (ELVIRA) میں منعقد
ہوئی گرجا میں مینا کاری اور نقش کاری کو منع کر دیا تاکہ ایسا
نہ ہو کہ ہمارا معبود دیواروں پر نقش کیا جائے۔ لیکن باوجود
اس کے نیکایاہ کی دُوسری کونسل نے ۷۸۷ء میں مورتوں
اور تصویروں کی تعظیم کرنے کی اجازت دیدی۔ فرینکفورٹ
(FRANKFORT) کی کونسل نے اِس کو منع کر دیا۔ لیکن ٹرینٹ
(TRENT) کی کونسل (۶۳-۱۵۴۵ء) نے مورتوں اور تصویروں
کی تعظیم و پرستش کو رومی کلیسیا کی عبادت کا ایک جزو بنا لیا۔ اب

ان کونسلوں میں سے کون کون سی کونسل راستی پر ہے؟ ایلویرا کی اور فرینکفورٹ کی جس نے مُورتوں کی پرستش کو منع کر دیا تھا یا نیکایاہ اور ٹرینٹ کی جس نے مُورتوں کی تعظیم کرنے کا حکم دیدیا؟

باآزل (BASIL) کی کونسل نے یہ پاس کیا کہ کلیسیا کی کونسل کا اختیار روم کے پوپ سے برتر ہے اور کونسٹینس (CONSTANCE) کی کونسل نے (جو تمام مغربی کلیسیاؤں پر مشتمل تھی) یہ حکم نافذ کیا کہ "ہر ایک جامع کونسل اپنا اختیار بغیر کسی وسیلے کے خداوند مسیح سے حاصل کرتی ہے۔ اور ہر شخص جس میں پوپ بھی شامل ہے ایمان کے امور کے بارے میں کونسل کے ماتحت ہے" اس کونسل نے تین پوپوں کو معطل کر دیا۔ اور مارٹن پنجم (MARTIN V) کو چُن کر اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ خواہ پوپ کلیسیائی قانون کے مطابق منتخب کیا گیا ہے۔ لیکن کونسل اُس کو اِس عُہدے سے برطرف کر سکتی ہے۔ اس کونسل نے اپنے فرمانوں اور فیصلوں سے پوپ کی فرضی برتری کا بھی انکار کر دیا۔ بعد ازاں پوپ لیو (LEO) کے وقت میں لیٹرن (LATERAN) کی کونسل ہوئی۔ جس میں پوپ کو کونسل سے بالاقرار دے دیا گیا۔ ان فیصلوں میں سے کون سا فیصلہ درست مانا جائے؟ یہ فیصلے چرچ کونسلوں کے تھے۔ اور اس پر بھی رومی کلیسیا کے عقیدے کے مطابق کونسلوں کے فیصلے خطا سے بری ہیں!

(ب) کونسلوں نے ایسے ایسے قانون بھی جاری کئے ہیں۔ جو کتابِ مقدس سے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اور اُن میں سے بعض تو بائبل کے برخلاف ہیں۔ مثلاً لیٹرن (LATERA) کی چوتھی کونسل (سنہ ۱۲۱۵ء) میں مے اور روٹی کا مسیح کے بدن اور خون میں تبدیل ہو جانا ایمان کا ایک حصّہ قرار دیا گیا اور پریسٹ کے سامنے گناہ کا اقرار کرنا لازمی گردانا گیا۔ کونسٹینس (CONSTANCE) کی کونسل (سنہ ۱۴۱۴ء) میں یہ پاس ہوا کہ عشاء ربانی کے دیتے وقت پیالہ جماعت کے شرکاء کو نہ دیا جائے۔ فلورنس (FLORENCE) کی کونسل (سنہ ۱۴۳۹ء) نے یہ فیصلہ کیا کہ خداوند مسیح نے سات سیکرامنٹ کلیسیا کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ٹرینٹ (TRENT) کی کونسل کے قوانین پوپ پائیس چہارم (PIUS IV) نے منظور کئے۔ اسی پوپ نے ۱۵۲۴ء میں وہ عقاید جاری کئے جن کو آج رومی کلیسیا مانتی ہے۔ اور جن کی رو سے نجات مندرجہ ذیل باتوں پر ایمان رکھنے سے مل سکتی ہے:۔

(۱) روایات (۲) سات سیکرامنٹ (۳) زندوں اور مُردوں کے لئے ماس کی نماز (۴) مے اور روٹی کا مسیح کے خون اور بدن میں پریسٹ کی خدمت سے تبدیل ہو جانا (۵) کلیسیا کے شرکاء کو صرف روٹی دینا اور پیالہ نہ دینا (۶) اعراف (۷) متبرک نشان اور یادگار (۸) مورتوں کی تعظیم (۹) انڈلجنس یعنی

معافی نامے (۱۰) فرشتوں اور مقدسوں سے التجا کرنا (۱۱) کنواری مریم کی تعظیم وپرستش + اِن تمام قوانین کو زمانہ اصلاح میں مغربی کلیساؤں نے مردود قرار دے دیا۔ لیکن ٹرینٹ کی کونسل اور پوپ پائیس چہارم نے ازسرِ نو اِن کو رُومی کلیسیا کے عقائد کا جزو قرار دے دیا۔ اِن متضاد فیصلوں کو مدِ نظر رکھ کر ہم کس طرح مان سکتے ہیں کہ کونسلیں ایمان اور اخلاق کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کر سکتیں ؟

چرچ آف انگلینڈ کے اکیسویں مسئلہ میں اس بات کے بارے میں بالکل صاف اور صریح تعلیم درج ہے۔ "یہ ممکن ہے کہ وہ یعنی کونسلیں الٰہیات میں بھی غلطی میں پڑیں اور بعض اوقات پڑ بھی چکی ہیں" ہم پوچھتے ہیں کہ کس مافوق العادت اختیار نے ان کونسلوں کو خطا سے بری قرار دیا ہے ؟ اس مقدمہ میں کونسلوں کی شہادت قابلِ قبول نہیں۔ اِس امر کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کونسلوں نے ایک دُوسرے کے خلاف فیصلے دیئے ہیں۔ کس مافوق العادت اختیار سے ہم ان متضاد فیصلوں میں سے کن کن فیصلوں کو صحیح اور درست تسلیم کریں ؟

ہم ایک اور سوال پُوچھتے ہیں۔ وہ کونسا مافوق العادت اختیار ہے۔ جس نے رومی کلیسیا کو ناممکن الغلطا قرار دے دیا جس حال، وہ جامع کلیسیا کا صرف ایک حصّہ ہے ؟ وہ کیا چیز ہے

جو خطا سے بری ہے؟ کونسلیں؟ یا پوپ؟ یا پوپ اور کونسلیں دونوں؟

کلیسیا نے کبھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ کتنی جنرل کونسلیں جامع ہیں۔ کیونکہ کیتھولک کلیسیا کی انگریزی شاخ پہلی چار کونسلوں کو جنرل کونسلیں قرار دیتی ہے۔ اور پانچویں اور چھٹی کونسلوں کو بطور ایک تتمہ کے تصور کرتی ہے۔ یونانی کلیسیا آٹھ کونسلوں کو جنرل کونسلیں مانتی ہے اور رومی کلیسیا اُنیس کونسلوں کو جنرل کونسلیں مانتی ہے۔ جن میں سے صرف آٹھ مشرق میں اور گیارہ مغرب میں منعقد ہوئیں۔ ان میں سے بعض نے ضرور غلطیاں کی ہیں۔ وہ ناممکن الخطا ہادی اور اُستاد نہیں تھیں۔

کیا پوپ صاحب بھی ناممکن الخطا ہادی سمجھے جا سکتے ہیں؟ رومی کلیسیا جواب دیتی ہے کہ ہاں! بے شک۔ یہ سنہ ۱۸۷۰ء میں روم کی ویٹیکن (VATICAN) کونسل میں پاس ہوا تھا لیکن تاریخ اس کی تصدیق نہیں کرتی۔ کیونکہ ایسے پوپ بھی ہوئے ہیں جو بدعتی تھے۔ کونسلوں نے بعض پوپوں کو معطل بھی کیا ہے۔ پوپ ایک دوسرے کے خلاف فیصلے بھی دیتے رہے ہیں۔ بعض پوپ زناکار بھی تھے۔ تینتیس ایسے پوپ تھے جو مقدس پطرس کی گدی کے لئے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے اور جنگ کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے

رومن کیتھولکوں نے پوپ کے خطا سے بری ہونے کے عقیدے کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

(الف) بعض پوپ بدعتی تھے۔

زیفرینس (ZEPHYRINUS) (از ۱۹۹ تا ۲۱۷ء) اور کالسٹس (CALLISTUS) (از ۲۱۷ تا ۲۲۲ء) دونو روم کے بشپ تھے جن پر جھوٹے کاذب اور بدعتی ہونے کا الزام لگایا گیا۔ پوپ لائبیریس (LIBRIUS) نے ایرئیس (ARIUS) کے بدعتی عقیدے پر دستخط کئے۔ جس کو ترمیم (SIRMIUM) کی کونسل نے (۳۵۷ء) صادر کیا۔ اور بطور انعام پھر روم کے بشپی عہدے پر بحال کیا گیا۔ لائبیریس نے بدعتی آیرئیس کے پیروؤں کو "نہایت عزیز بھائیوں" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ اور اُن سے معافی مانگی کہ اُس نے مقدس اتھاناسیس (ATHANSIUS) کی حمایت اور طرفداری کی تھی اور اُس کے خارج کر دینے کی سزا پر متفق ہوا تھا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ اتھاناسیس سے کوئی رفاقت نہ رکھیگا۔ اور اُس کا مخالف بن کر نہ اُن کی مدد کریگا اور نہ اُن کے بدعتی عقیدے کو قبول کریگا۔ یہ خط اور ایک اور خط لائبیریس نے اُن کو لکھا تھا۔ حالانکہ روم کے بشپ کا ایک بدعتی عقیدے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایک نہایت افسوسناک واقعہ ہے

اس پر بھی رومن کیتھولک پوپ کو ایمان اور اخلاق کے معاملات میں خطا سے بری مانتے ہیں! اگر کلیسیا نے اس پوپ کی پیروی کی ہوتی تو اُس نے خداوند مسیح کی الوہیت کا پوپ لائبیریس کی طرح انکار کر دیا ہوتا۔

قسطنطنیہ کی چھٹی جنرل کونسل (۶۸۱ء) نے پوپ ہنوریس اول (HONORIUS I) (از ۶۲۵ تا ۶۳۸ء) کو بدعتی ہونے کا مجرم ٹھہرایا۔ جو بشپ کونسل میں حاضر تھے۔ وہ یہ آواز کرتے تھے کہ "بدعتی ہنوریس ملعون ہے"۔ اور انہوں نے یہ حکم جاری کیا کہ ہم نے پوپ ہنوریس کو اس لئے ملعون گردانا ہے کیونکہ ہر بات میں وہ کاذب سرجیس (SERGIUS) کی پیروی کرتا تھا۔ اور اسی کے لغو عقاید کی تصدیق کرتا تھا پھر نیکایاہ کی ساتویں کونسل (۷۸۷ء) نے دوبارہ اُس پر ملعون ہونے کا فتوٰے صادر کیا۔ پوپ لیو دوم نے بھی اس کو بدعتی قرار دے دیا تھا۔ چھٹی صدی سے نویں صدی تک ہر ایک پوپ کو انتخاب کے وقت ماننا پڑتا تھا کہ ہنوریس ملعون تھا۔ اور کہ اس کی تعلیم بدعتی تھی۔

لعنت کا یہ فتوٰے اور اس فتوٰے کا دوسرے پوپوں کی تین سو سال تک تصدیق کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اُس زمانہ کے لوگ اِس مسئلے کو نہیں مانتے تھے کہ رُوم کے پوپ صاحبان

ناممکن الخطا ہادی تھے یا مقدس پطرس کی گدی نشینی اُن کو غلطی اور کُفر سے بچا سکتی ہے۔ دی کارڈینل کسینس (CUSANUS) ان پوپوں کی نسبت لکھتا ہے کہ "پوپ آنوریس اور لائبریس اور دوسرے پوپ مقدس پطرس کی گدی پر بیٹھ کر بدعت کی غلطی میں مبتلا ہوئے اور دھوکہ کھاتے رہے ہیں"۔ بازل (BASIL) کی کونسل نے پوپ یوجینی اس (EUGENIUS) کو مجرم ٹھہرا کر معطل کر دیا۔ اور کہا کہ "ہم پوپ یوجینی اس کو مجرم اور معطل اس لئے قرار دیتے ہیں کہ وہ پاک قوانین کو حقیر جاننے والا اور خدا کی کلیسیا کے اتحاد میں خلل انداز ہے۔ وہ جامع کلیسیا کا مشہور رسوائے عام قصوروار ہے۔ وہ رشوت خور۔ دھوکے باز۔ کاذب۔ بے ایمان۔ فریبی۔ بدعہد۔ لعنتی۔ تفرقہ انداز اور ضدی کافر ہے"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کونسلیں پوپ صاحبان کو ناممکن الخطا ہادی نہیں مانتی تھیں۔

(ب) کونسلوں نے پوپوں کو معطل کیا ہے۔

ہنری سوم نے جرمنی میں ایک کونسل (سنہ ۱۰۴۶ء) منعقد کی جو پہلے سوتری (SUTRI) میں فراہم ہوئی اور پھر روم میں منعقد ہوئی جہاں اس کونسل کے شرکا نے تین رقیبوں کو جو پوپ کی گدی کے لئے لڑ رہے تھے معطل کر دیا۔ پیسا (PISA)

کی کونسل (سنہ ۱۴۰۹ء) میں پوپ بینی ڈکٹ سیزدہم (BENEDICT XIII) اور گریگری دوازدہم (GREGORY XII) کو جو مقدس پطرس کی گدّی کے دعویدار تھے معطل کر دیا۔ ذیل کا فیصلہ کونسل نے پاس کیا۔ "یہ مشہور تفرقہ انداز ہیں۔ سرکش کافر ہیں۔ بے ایمان۔ گناہ کبیرہ اور نفرت انگیز گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حلف دروغ۔ وعدہ خلاف اور ظاہرا خدا کی مقدس کلیسیا کی بے عزتی کا سبب ہیں۔ معزور اور نافرمانبردار ہیں"۔ کونسٹینس کی کونسل (از ۱۴۱۴ تا ۱۴۱۸ء) نے تین رقیب بجپوں کو برطرف کر دیا۔ اور تفرقے کو دُور کرنے کی خاطر مارٹن پنجم کو پوپ مقرر کر دیا۔

(ج) پوپ ایک دُوسرے کے متضاد فیصلے دیتے رہے ہیں:۔ اس کے متعلق بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں دو یا تین کافی ہونگی۔ عشاء ربانی کے وقت جماعت کے شرکاء کو پیالہ نہ دینے کی نسبت پوپ لیو اعظم (LEO) کہتا ہے کہ ایسا کرنا مانی کی (MANICHEAN) بدعت ہے۔ پوپ پسکل دوم (PASCAL II) سنہ ۱۱۱۸ء میں لکھتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ روٹی اور مے ہمارے خداوند نے الگ الگ دی تھی۔ اس لیے اس رسم کی ہم مقدس کلیسیا میں یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ اس پر ہمیشہ عمل درآمد ہو"۔ لیکن قسطنطنیہ کی کونسل (از ۱۴۱۴ تا ۱۴۱۶ء) نے جماعت کے شرکاء کو پیالہ دینا منع

کر دیا۔ اور اس کے بعد ہر ایک پوپ نے اِس رویہ کو اختیار کر لیا
پوپ کی برتری کے بارے میں پوپ گریگری اول نے "عالمگیر
بشپ" کے خطاب کو مسیحیت کے خلاف قرار دیدیا۔ وہ کہتا ہے
"میں یقیناً کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے آپ کو "عالمگیر بشپ"
کہلواتا یا کہلوانے کی خواہش کرتا ہے وہ اپنے مغرور دل
میں دجّال کا پیشرو ہے" تاہم سنہ ۶۰۷ء میں پوپ بونیفیس سوم
(BONIFACE III) نے "عالمگیر بشپ" کا خطاب اختیار کر لیا اور
بعدازاں روم کے تمام پوپوں نے اِس خطاب کو اور کلیسیا کی
برتری کو مسلّم قرار دے دیا۔

مقدسہ کنواری مریم کے متعلق پوپ گریگری اعظم لکھتا ہے
"صرف وہی (یعنی مسیح) دراصل پاک پیدا ہوا ہے" پوپ
اِنوسینٹ سوم (INNOCENT III) لکھتا ہے۔ "حوّا بغیر گناہ کے
پیدا ہوئی تھی۔ لیکن اُس نے گناہ جنا۔ کنواری مریم گناہ میں
پیدا ہوئی۔ لیکن وہ بغیر گناہ کے جنی" لیکن پوپ پائیس نہم
(PIUS IX) سنہ ۱۸۵۴ء میں لکھتا ہے۔ کہ "کنواری مریم بغیر گناہ
کے پیدا ہوئی تھی" کیا ہم ان تمام پوپوں کو خطا سے بری کہہ
سکتے ہیں۔ جس حال کہ وہ کلیسیا کے اور ایمان کے امور کے
متعلق ایسے ایسے متضاد بیانات دیتے ہیں؟

(د) کئی پوپ بدکار اور زناکار تھے:۔

ہم اس بات کو طول دینا نہیں چاہتے۔ لیکن صرف ان پوپوں کے ناموں کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ جان دوازدہم (JOHN XII) از ۹۵۶ تا ۹۶۴ء۔ بینیڈکٹ نہم (BENEDICT IX) از ۱۰۳۳ تا ۱۰۴۴ء

سیکسٹس چہارم (SIXTUS IV) از ۱۴۷۱ تا ۱۴۸۴ء

اِنوسینٹ ہشتم (INNOCENT VIII) از ۱۴۸۴ تا ۱۴۹۲ء

ایلگزینڈر ششم (ALEXANDER VI) از ۱۴۹۲ تا ۱۵۰۳ء

یہ بات ماننے کے قابل نہیں کہ یہ اشخاص جو نفس پروری اور حیوانیت کی زندگی بسر کرتے ہیں خدا کی روح کے زیر ہدایت تھے۔ کیونکہ خدا کی روح پاکیزگی کی روح ہے۔ ہم یہ نہیں مان سکتے کہ وہ ایمان اور اخلاق سے متعلقہ امور میں منزّہ عن الخطا ہادی تھے۔ جب وہ خود اخلاق سے گرے ہوئے تھے اور اپنے اعمال سے اپنے مقدّس ایمان کا انکار کرتے تھے تو رُوح القدس ان کو کس طرح کلیسیا کی تربیت کے لئے استعمال کر سکتا تھا؟ انہوں نے مقدّس پطرس کی گدّی کو رشوت۔ دھوکے بازی اور طاقت سے حاصل کیا تھا۔ یقیناً یہ بات ماننے کے قابل نہیں کہ خدا نے اُن کو کلیسیا میں اعلےٰ عُہدے پُر کرنے کے لئے اور خداوند یسوع مسیح کے جانشین ہونے کے لئے چُنا ہو۔

(ں) بہت سے پوپ رقیب تھے:۔

بعض موقعوں پر تین تین چار چار پوپ مقدّس پطرس کی

گدی کو حاصل کرنے کے لئے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے۔
امیڈیس۔ سیوائے کا ڈیوک (AMADEUS)
تینتیسواں رقیب پوپ تھا۔ اور وہ ۱۴۳۹ء میں فیلکس پنجم
(FELIX V) کے نام سے موسوم ہوکر پوپ بنا۔

(س) بہت سے رومن کیتھلکوں نے پوپ کا منزہ عن الخطا ہونے سے انکار کیا۔ ۱۸۲۶ء میں رومی کلیسیا کے تیس بشپوں اور آرچ بشپوں نے ملک آئرلینڈ میں ذیل کے اعلان پر دستخط کئے۔ "یہ ہمارے ایمان کا اصول نہیں ہے اور نہ اس بات پر ہم کو یقین کرنا چاہئے کہ پوپ ناممکن الخطا ہادی ہیں"۔ جب ۱۸۷۰ء میں پوپ پائیس دہم (PIUS X) نے اس مسئلے کو کلیسیا سے جبراً منوایا تو جرمنی اور دوسرے ملکوں کے بہت سے مسیحیوں نے رومی کلیسیا کو چھوڑ دیا اور انہوں نے اپنا انتظام الگ بنا لیا۔ وہ اب "قدیم کیتھولک" (OLD CATHOLICS) کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کے انکار کا سبب یہ تھا کہ یہ اصول نیا تھا اور تواریخی واقعات کے بالکل برعکس تھا۔ پوپ نے اُسی وقت اُن کو کلیسیا سے خارج کر دیا۔ اُن کو سیکرامنٹ دینے سے انکار کر دیا اور کلیسیا کی آخری رسوم کو ادا کرنا اُن کے لئے بند کر دیا گیا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر یہ اعلیٰ بشپ یعنی ایک ایسا ہادی جو ایمان اور اخلاق کے بارے میں کوئی غلط فیصلہ

نہیں کر سکتا) کلیسیا میں شروع ہوتی تو اُس کے معلوم کرنے کے لئے اٹھارہ صدیاں نہ لگ جاتیں۔ کیونکہ اِس عقیدہ کو وضع ہوئے ابھی سترہ سو سال بھی نہیں ہوئے۔ اگر روم کے پوپوں میں خطا سے بری ہونے کی بخشش موجود تھی اور ایمان اور اخلاق میں غلطی کروانے والے نہیں تھے تو بشپوں کی کونسلوں کو جمع کرنے کی کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ وہ بحث و تمحیص کے بعد عقائد وضع کریں؟ یہ اہم معاملے کیوں پوپ کے سپرد نہ کئے گئے۔ جس نے صرف ایک لفظ میں ان کا فیصلہ کر دینا تھا؟ جب مسیحی خداوند مسیح کے حکم سے سرکشی نہیں کرتے تو خداوند کے جانشین روم کے پوپوں کے احکام سے وہ کیوں سرکشی کرتے؟ جب ہم ان چند ایک مثالوں پر غور کرتے ہیں (اور اُن کے علاوہ سینکڑوں مثالیں تواریخ سے پیش کی جا سکتی ہیں) جو ہم کو رومی کلیسیا کے پوپوں کے متضاد بیانات اور فیصلہ جات بتاتی ہیں تو ہم کیسے اُن کا یہ دعوے مان سکتے ہیں کہ منزہ عن الخطا ہادی اور اُستاد ہیں؟ پس ظاہر ہے کہ یہ دعوے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

اب رہا آبائے کلیسیا کا متفقہ فیصلہ۔ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں۔ جس پر آبائے کلیسیا متفق ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ لفظ "چٹان" (جو رومی کلیسیا کی بنیاد خیال کی جاتی ہے) کی تشریح پر کوئی متفق نہیں ہو سکا۔ ہم دو تین اور مثالیں

پیش کرتے ہیں۔

مقدس آگستین ہپّو کا بشپ لکھتا ہے۔ "یہ بالکل قانون کے برخلاف ہے کہ ایک مسیحی گرجا میں خدا کا بُت رکھا جائے"!

مقدس ایمبروز (AMBROSE) لکھتا ہے کہ "ہماری کلیسیا کو فضول مورتوں اور لغو صورتوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے"!

تاہم پوپ پائیس چہارم حکم دیتا ہے کہ "مسیح کے اور خدا کی ماں مریم کنواری کے اور دوسرے مقدسوں کے بُت رکھے جائیں۔ اور اُن کی واجب تعظیم وتکریم کی جائے"۔

کارڈینل کیجیٹین (CARDINAL CAJETAN) مطہر حمل (IMMACULATE CONCEPTION) کے متعلق لکھتا ہے۔ "پرانے زمانہ کے علمائے الہیات کی ایک بڑی تعداد اس بات پر متفق ہے کہ مقدسہ مریم انفرادی طور پر اپنے پیدائشی گناہ میں حاملہ ہوئی تھی اور اس دعوے کے ثبوت میں وہ آگستین (AUGUSTINE) ایمبروز (AMBROSE) خریسوستم (CHRYSOSTOM) یوسیبیس (EUSEBIUS) اینسلم (ANSELM) اور دوسروں کی رائے پیش کرتا ہے۔ بایں ہمہ ۱۸۵۴ء میں پوپ پائیس نہم نے یہ فیصلہ کیا کہ کنواری مریم کا مطہر حمل کا عقیدہ جزوِ ایمان ہے۔ جب تک کوئی شخص اس پر ایمان نہ لائے وہ نجات نہیں پا سکتا!

سکوٹس (SCOTUS) ۱۳۰۱ء میں (جو آکسفورڈ کا علم الہیات

کا مشہور و معروف پروفیسر تھا کہتا ہے کہ "لیٹرن (LATERAN) کی کونسل سے پہلے روٹی اور مے کا خداوند کے گوشت اور خون میں بدل جانے کا مسئلہ کلیسیا کے ایمان کا جزو نہ تھا"۔ لیکن اب یہی عقیدہ رومی کلیسیا کی رُوحِ رواں ہے۔ ہم سینکڑوں ایسے متضاد واقعات کو پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ثبوت کے لئے اتنا کافی ہے۔ تواریخ ہمیں بتاتی ہے کہ نہ تو پوپ اور نہ کلیسیا کی کونسلیں ناممکن الخطا ہادی تھیں۔ اور "سچے مسیحی" اور "مسیحی تعلیم" وغیرہ رومی کلیسیا کی کتابوں کا دعوےٰ کہ پوپ اور کلیسیا ناممکن الخطا ہادی ہیں۔ بالکل باطل دعوے ہیں۔ جس طرح رومی کلیسیا گزشتہ زمانے میں غلطی کرتی رہی ہے۔ اب بھی کر سکتی ہے۔ مثلاً دو صدیوں تک رومی کلیسیا سکھلاتی رہی ہے کہ زمین حرکت نہیں کرتی۔ بلکہ سورج اور ستارے زمین کے گرد گھومتے ہیں۔ وہ یہ تعلیم دیتی تھی کہ یہ عقیدہ کتابِ مقدس کا عقیدہ ہے۔ جب گیلیلیو (GALELEO) نے یہ تعلیم دینی شروع کی کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ تو اُس کی تعلیم کو رومی کلیسیا نے کُفر قرار دے دیا اور اُس کو آٹھ سال تک قید میں رکھا۔ کم از کم اس معاملہ میں رومی کلیسیا خطا سے بری نہ تھی۔

ایک منزہ عن الخطا رہبر کو ایسے ثبوت پیش کرنے چاہئیں جن میں شک کی گنجائش تک نہ ہو۔ لیکن جو اسناد اور ثبوت رومی

کلیسیا پیش کرتی ہے۔ اُن کو کم از کم نصف مسیحی دنیا مجہول اور مردود قرار دیتی ہے۔ ہم ایسے شخص کو قبول کرنے کو ہرگز تیار نہیں۔ جس کا پیشہ لاف زنی اور گپیں ہانکنا ہو۔ اور جو اس واضح حقیقت کو نہ مانے کہ اُس سے خطا ضرور سرزد ہوئی ہے۔ رومی کلیسیا اس معنی میں منزہ عن الخطا نہیں کہ اُس نے ایمان اور اخلاق کے معاملات میں غلطی نہیں کی۔ بلکہ اس کی خطا یہی ہے کہ نہ تو وہ اپنی غلطیوں کو مانتی ہے اور نہ اُن کو درست کرتی ہے۔ روم کے پوپوں کا دعوے ہے کہ اُن کو الٰہی امداد۔ رہنمائی اور مافوق العادت قوت اس قابل بنا دیتی ہے کہ وہ نئے حقائق کی تعلیم دیں۔ جس طرح مقدس پولوس اور پطرس رسول سناتے تھے۔ لیکن کیا وہ اپنے فیصلوں کو معجزوں سے ثابت کر سکتے ہیں جس طرح رسول اپنی تعلیم کو ثابت کرتے تھے؟ یہ امر بدیہی نہیں ہے کہ خدا کسی انسان کو منزہ عن الخطا رہبر مقرر کرے۔ کلیسیا کی تواریخ صفائی سے ظاہر کرتی ہے کہ گزشتہ زمانے میں روم کے پوپوں نے عقائد کے معاملہ میں غلطی کھائی ہے۔ پس وہ ایسے رہنما نہیں ہیں جو خطا سے بری ہوں۔

لیکن رومی کلیسیا کیوں روح القدس کے اثر کو دینی اصولوں تک محدود رکھتی ہے؟ کیا روح القدس ہر صداقت میں ہمارا رہنما نہیں؟ کیا وہ ہم کو راستبازی کی راہوں میں نہیں لے جاتا؟ کیا

روح القدس صرف رہنمائی کرتا ہے اور پاکیزگی عطا نہیں کرتا؟
کتابِ مقدس ہم کو بتاتی ہے کہ "اگر ہم کہیں کہ ہم میں گناہ نہیں ہے
تو ہم اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں" (ا یوحنا
۱/۸) اس سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ اگر ہم کہیں کہ ہم خطا سے
بری ہیں اور ہم ایمان اور اخلاق کے امور میں خطا نہیں کر سکتے
تو ہم اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں ہے
پوپ کے منزہ عن الخطا ہونے کا عقیدہ لیٹرن (LATERAN) کی
کونسل نے ۱۸۷۰ء میں پاس کیا تھا۔ ٹرینٹ کی کونسل (۱۵۴۵ء)
میں جب رومی کلیسیا کے عقائد قطعی طور پر بیان کئے گئے تو پوپ
کا منزہ عن الخطا ہونے کا دعوے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن
پوپوں نے عملاً ایسا رویہ پہلے ہی اختیار کر لیا تھا کہ گویا وہ خطا
سے بری تھے۔ اس عقیدے پر عمل پہلے ہوا اور عقیدہ گزشتہ
صدی یعنی ۱۸۷۰ء میں وضع کیا گیا۔ جس حال کہ کونسل میں رائے
دینے والے خود منزہ عن الخطا نہ تھے۔ ہم کس طرح یقین کر سکتے ہیں
کہ جب اُنہوں نے پوپ کو خطا سے بری قرار دیا تو اُنہوں نے
فریب نہ کھایا تھا؟ کارڈینل نیومین (NEWMAN) نے
اس بنا پر اس امر کے پاس ہونے کی سخت مخالفت کی تھی کہ
بہت سے ایماندار اس بات کی مخالفت کرینگے۔ رومن کیتھولک
ڈولنجر (DOLLINGER) جو اپنے زمانے میں علمِ الٰہیات کا بڑا ماہر تھا

اس نے بھی صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اور متعدد بشپوں نے بھی اِس نئے مسئلے کی سخت مخالفت کی تھی۔ لیکن پوپ پائیس نہم نے (جو اٹلی کا باشندہ تھا اور کچھ ایسا عالم بھی نہ تھا) اس مسئلے کو پاس کروا دیا۔ اس عقیدہ نے رومی کلیسا میں تفرقہ پیدا کر دیا اور بہتوں نے کلیسیا کو چھوڑ دیا۔ دیگر مخالفین نے کلیسیا کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ لیکن آیا کہ وہ دل سے اس عقیدہ کو مانتے تھے یا نہیں یہ دوسری بات ہے۔

اس نئے عقیدہ کے سبب اُس کا ٹیکزم (CATECHISM) میں جو پہلے مروج تھا تبدیلی کرنی پڑی۔ مثلاً کینن (KEENAN) کا سوال وجواب (کا ٹی کزم) جو سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے رومی بشپوں نے منظور کر رکھا تھا۔ اس میں ذیل کا سوال وجواب پایا جاتا ہے۔

"(س) کیا یہ ضروری نہیں کہ کیتھولک پوپ کو خطا سے بری مانیں (ج) یہ پروٹسٹنٹوں کی ایک افترا ہے۔ یہ عقیدہ کیتھولک ایمان کا جزو نہیں۔ پوپ کا فیصلہ کسی پر عائد نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ بشپوں کی جماعت اس فیصلہ کو منظور نہ کرے۔ اُس کے ماننے سے تکفیر لازم نہیں آتی"

کاٹی کزم یا سوال وجواب کی جو کتابیں ۱۸۷۰ء کے بعد چھپی ہیں اُن میں سے مذکورہ بالا سوال وجواب نکال دیا گیا ہے۔ ۱۸۷۰ء

کے بعد یہ عقیدہ ہر ایک رومن کیتھولک مسیحی کو ماننا پڑا۔ کیونکہ یہ عقیدہ اس کی نجات کے لئے ضروری گردانا گیا ہے۔ اگر وہ اِس کے ماننے سے انکار کرے تو نجات نہیں پا سکتا۔ لیکن لازم ہے کہ ہر عقیدہ جو نجات کے لئے ضروری ہے خداوند مسیح اور آپ کے رسولوں نے سکھلایا ہو۔ یقیناً اگر خداوند مسیح خیال فرماتے کہ نجات کے لئے ایسے عقائد پر ایمان لانا ضروری ہے تو وہ یہ سچائی ایسی صفائی سے سکھلا دیتے کہ ہر انسان اس کو سمجھ سکتا۔ اگر خداوند مسیح کی یہ مرضی ہوتی کہ تمام مسیحی مقدس پطرس کے جانشینوں سے آپ کی تعلیم حاصل کرتے تو وہ صاف الفاظ میں یہ فرما سکتے تھے کہ پوپوں کا حکم مانو اور اُن سے تعلیم حاصل کرو۔ اور اپنے رسولوں کو یہ حکم دیدیتے کہ لوگوں کو اس قسم کی تعلیم دو۔ لیکن ہم ایسی ہدایات انجیل شریف میں نہیں پاتے اور نہ زمانۂ سلف کے آبائے کلیسیا کی کتابوں میں اس بات کو پاتے ہیں۔ دنیا بھر کے نصف مسیحی اس بات سے بالکل بے خبر ہیں کہ یہ خداوند مسیح اور آپ کے شاگردوں کی تعلیم تھی۔ رومی کلیسیا بھی اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتی کہ خداوند مسیح کا یہ مقصد اور مدعا تھا۔ اس مضمون کا زیر بحث ہونا ہی اس کے جھوٹے ہونے پر ایک واضح دلیل ہے۔

کیا یہ ماننا ناممکن ہے کہ خداوند مسیح نے آسمان پر جانے سے پہلے اپنی کلیسیا کو ایک منزہ عن الخطا رہنما عطا کیا ہو اور کلیسیا

کو اٹھارہ سو سال کے بعد اُس رہنما کا پتہ چلا ہو؟ ہرگز نہیں۔

اگر رومی کلیسیا پہلے ہی سے یہ اعتقاد رکھتی کہ کلیسیا اور پوپ دراصل منزہ عن الخطا رہبر ہیں۔ تو وہ اس کے ثبوت کے لئے کبھی کتابِ مقدس اور روایات کا حوالہ نہ دیتی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ رومن کیتھولک پہلے تو کتابِ مقدس کا ذکر کرتے تھے۔ لیکن جب زمانہ گزرنے پر بہت سے عقاید کلیسیا میں داخل ہو گئے جن کی تصدیق کتابِ مقدس سے نہیں ہو سکتی تب وہ روایات کو پیش کرنے لگے اور جب کتابِ مقدس اور روایات سے اُن کے نت نئے دعووں کا ثبوت نہ مل سکا۔ تو مجبوراً اُن کو کسی نئے سہارے کی تلاش کرنی پڑی۔ پس اُنہوں نے کلیسیا اور پوپ کا منزہ عن الخطا ہونے کا عقیدہ گھڑ لیا۔ لیکن ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ پوپوں اور کونسلوں کی تواریخ صاف ظاہر کرتی ہے کہ یہ عقیدہ لغو۔ مجہول اور مردود ہے +

ریورنڈ۔ کینن۔ ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس صاحب۔ بی۔ اے۔
پبلشر نے
مشعل پرنٹنگ پریس کھرڑ ضلع انبالہ میں
باہتمام مسٹر آر۔ ایم بینت سنگھ ایم۔ اے۔ بی ٹی۔ پرنٹر چھپوا کر
گوجرہ ضلع لائلپور (پنجاب) سے شائع کیا۔